بسرپرستی اعلیحضرت سکندر صولت دارا حشمت میجر جنرل ہز ہائنس عالیجاہ فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ
مخلص الدولہ ناصر الملک امیر الامرا نواب سر سید محمد حامد علیخان صاحب بہادر مستعد جنگ جی سی آئی ای جی سی وی او [illegible] والی رامپور

پاینده باد سرکار رامپور

دبدبۂ سکندری

زنده باد تاجدار رامپور

[illegible]

[illegible]		نشست زجیع ہر خبر نظم و نثر زیاده تر شہر بہ شہر دور گرد رعب جلال قیصری		دال باین وقائع است مصرع گفتہ زکی سطوت شاہ ماشود دبدبۂ سکندری

اشتہار ضوابط اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

[illegible] حضرت [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] سال سے ریاست رامپور [illegible]
[illegible] دولت [illegible]
[illegible] ہوتی ہیں

[illegible] (۱) [illegible] ریاست [illegible]
[illegible]
[illegible] (۲) [illegible]
[illegible] (۳) حضرات سادات کرام و [illegible]
[illegible]
[illegible] (۴) [illegible]
[illegible] (۵) [illegible]

[illegible] اخبار [illegible] خریدار [illegible] اجرت اخبار واجب الادا ہوگی
[illegible] اطلاع دیں [illegible] اخبار [illegible]
[illegible] قیمت اخبار [illegible]
[illegible] وی پی کے ذریعہ سے وصول کرے (۸) [illegible]
[illegible] مضامین موصول ہونگے [illegible]
[illegible] وصول [illegible] (۹) [illegible]
[illegible] اشتہارات [illegible] اخبار [illegible]
[illegible] اخبار کی اشاعت [illegible]
[illegible] اجرت [illegible]
[illegible]
[illegible] جواب طلب امور کے لئے [illegible]

نرخنامہ اشتہارات تجارتی اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

مدت طبع	چوتھائی کالم	نصف کالم	ایک کالم	پورا صفحہ	[illegible]
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
تین بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
چھ ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	
ایک سال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

صلی اللہ علیہ وسلم

(از حضرت جناب مولانا ضیاء القادری البدایونی)

عطیۂ معزز معاصر روزنامہ سیاست لاہور

رحمتِ عالم خاصۂ یزداں صلی اللہ علیہ وسلم
شاہِ رسل پیغمبرِ ذیشاں صلی اللہ علیہ وسلم

ظلِ الٰہی نورِ تجلیٰ آئینہ دارِ عرشِ معلیٰ
صدر نشینِ محفلِ امکاں صلی اللہ علیہ وسلم

سرورِ کل محبوبِ الٰہی تخت نشین مسندِ شاہی
شاہِ دو عالم خسروِ خوباں صلی اللہ علیہ وسلم

جنبشِ لب جاں بخشِ دو عالم خادمِ در شاہانِ معظم
نازشِ عیسیٰ فخرِ سلیماں صلی اللہ علیہ وسلم

امت کے بخشانیوالے روزِ جزا کام آنیوالے
شافعِ محشر مالکِ میزاں صلی اللہ علیہ وسلم

واسطۂ پیدائشِ آدم آئینۂ آرائشِ عالم
وجہِ نمودِ عالمِ امکاں صلی اللہ علیہ وسلم

عام ہے سب پر رحمت باری آئی عرب سے بادِ بہاری
بلبلِ سدرہ ہے نغمہ خواں صلی اللہ علیہ وسلم

بدر کے چاند عرب کے آقا خلق کے ہادی سب کے آقا
آج ہوئے بے پردہ نمایاں صلی اللہ علیہ وسلم

حاضر ہو کر شتوں کی صدا دینا پائینگے سب منھ مانگی مرادیں
مانگیں دعا کہہ کر یہ مسلماں صلی اللہ علیہ وسلم

سب نے کہا سب سے بڑا ہے لیکن نازاں اسپہ ضیا ہے
ہے شہ بطحا شافعِ عصیاں صلی اللہ علیہ وسلم

تہنیت معراج و حج مہاراج میں دبدبۂ سکندری کا معراج نمبر

[illegible]

خدا الیسا دن دکھائے اور کاش یہ امید بر آئے ... [illegible]
... [illegible]
اور اس مصرعہ پر ... طبع آزمائی فرمائیے (۶)
رحمتِ عالم خاصۂ یزداں صلی اللہ علیہ وسلم
... [illegible] دبدبۂ سکندری کے نام ارسال فرمائیے ... [illegible]
... [illegible] دبدبۂ سکندری نہایت شکریہ کے ساتھ

ہو الظہیر — حق حق

دبدبۂ سکندری رامپور

یوم مبارک دو شنبہ

۱۵ جمادی الآخر ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۲۹ء

حضرات عارفان حق کے نصیحت بخش اقوال

(لاحق بہ سابق)

آفتاب ہدایت حضرت شیخ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ آخری وقت میں فرمانے لگے کہ مجھے پیغمبروں پر رشک نہیں ہے اسلئے کہ وہ بھی قبر اور قیامت اور دوزخ اور پل صراط در پیش ہے اور سب قیامت میں نفسی نفسی کہینگے اور مجھے فرشتوں پر بھی رشک نہیں اسلئے کہ انہیں انسان سے بھی زیادہ خوف ہے مجھے اون لوگوں پر رشک ہے جو ماں کے پیٹ سے دنیا ہی میں نہیں آئے اور نہ آئینگے۔ مرتے وقت آپکی دو لڑکیاں بقید حیات تھیں آپنے لڑکیوں کی والدہ بی بی کو وصیت کی کہ میرے بعد انھیں جبل ابو قبیس پر لیجانا اور اللہ سے کہنا فضیل نے مرتے وقت کہا ہے کہ اپنی زیست بھر میں نے انکی پرورش کی اب تو نے مجھے قبر میں بلالیا ہے یہ دونوں تیرے حوالے ہیں بعد آپ کے دفن کے آپکی بی بی نے مطابق وصیت عمل کیا آپ پہاڑ پر رو رو کر دعا فرما رہی تھیں کہ شاہ یمن مع اپنے دو بیٹوں کے وہاں آیا اور حال دریافت کرکے کہا اگر آپ اجازت دیں تو میں ان لڑکیوں کو لیجاؤں اور اپنے دو بیٹوں کے ساتھ شادی کر دوں آپکی بی بی نے اجازت دی شاہ یمن لڑکیوں کو لے گیا اور دھوم سے شادیاں کیں اللہ نے اون لڑکیوں کو اپنی حفاظت میں لیا تھا عیش و آرام اون کے لئے مہیا کر دیا۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ کے انتقال پر زمین و آسمان رو رہا تھا اور ہر ایک متاثر ہوگیا تھا رحمۃ اللہ علیہ۔

سالک کامل ہادی راہ ہدایت پیشوائے منازل حقیقت حضرت ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات صحبت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بڑے شاہ بزرگ تھے آپ نے بہت بزرگوں سے شرف ملاقات حاصل کیا بہت دن حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے حضرت شیخ ابو القاسم جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو علوم اولیاء اللہ کو حاصل ہوتے ہیں حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ اون سب کی کنجی تھے۔

ایک بار آپ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں آئے لوگوں نے آپکو نظر حقارت سے دیکھا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے سیدنا ابراہیم فرماکر آپ کو اپنے پاس بلایا لوگوں نے پوچھا کہ انکو سردار کیونکر کہا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ یہ ہر وقت یاد الٰہی میں زندگی بسر کرتے ہیں اور ہم لوگ کاروبار بھی کرتے ہیں۔

ابتدا میں آپ بادشاہ ملک بلخ کے تھے جاہ و حشم آپکا بہت تھا ایک بار آپ سو رہے تھے آدھی رات کو چھت پر آہٹ معلوم ہوئی آپنے پوچھا کہ اوپر کون ہے جواب ملا آپکا جان پہچان ہوں میرا اونٹ کھو گیا ہے اوسے ڈھونڈنے آیا ہوں آپنے کہا کوٹھے پر اونٹ کیسے ملیگا اوس نے جواب دیا پھر تمہیں اس لباس شاہی میں خدا کیونکر ملیگا یہ سنکر آپ کو خوف الٰہی طاری ہوا دوسرے روز جب دربار میں تخت پر بیٹھے ایک شخص باشوکت دربار میں چلا آیا اوسکی ہیبت اسقدر اہل دربار پر طاری ہوئی کہ کوئی پوچھ نہ سکا کون ہے کیوں آیا ہے وہ دراز آ کے تخت کے پاس آکر ادھر ادھر دیکھنے لگا آپنے پوچھا کیا دیکھتا ہے اوس نے کہا کچھ نہیں میں یہاں قیام کرنے آیا تھا کیونکہ یہ سرائے ہے میں یہاں ٹہرونگا آپنے کہا کہ یہ سرا نہیں ہے بلکہ میرا محل ہے اوس نے کہا کہ تجھ سے پہلے کسکا محل تھا آپنے کہا میرے باپ کا پھر اوس نے کہا اون سے پہلے آپنے کہا میرے دادا کا۔ اوس مرد نے کہا تمہیں بتاؤ یہ سرا نہیں ہے تو کیا ہے کہ ایک آتا ہے اور ایک جاتا ہے یہ کہکر وہ نظر سے غائب ہو گیا آپ اوسے ڈھونڈنے چلے بمشکل اوس سے ملاقات ہوئی نام پوچھا اوس مرد نے کہا میں خضر ہوں آپ کو ہیبت الٰہی طاری ہوئی واپس آکر حکم دیا سامان تیار ہو ہم سیر کو جائینگے چشم زدن میں سب سامان تیار ہوگیا اور آپ صحرا کی طرف چلے لشکر پیچھے رہ گیا آپ تنہا صحرا میں سیر کر رہے تھے یکایک آواز سنائی دی بیدار ہو جاؤ اوس سے پہلے کہ موت تمہیں بیدار کرے متواتر یہ آواز آئی آپ اون آوازوں سے ادھر متوجہ ہوئے پھر ایک ہرن نمودار ہوا آپنے اوسکا پیچھا کیا اوس نے کہا میں خود آپکا شکار کرنے آیا ہوں آپ مجھے شکار نہیں کر سکتے کیا اللہ نے آپ کو اسی کام کے واسطے پیدا کیا ہے جو آپ کر رہے ہیں آپنے اوسکا پیچھا چھوڑا وہی آواز زین پوش سے سنی اور خوف ہوا پھر گریبان سے وہی آواز سنی پھر خوف ہوا اسمرتبہ کشف بالکلیہ حاصل ہوگیا آپ اسقدر روئے کہ تمام لباس اور گھوڑا آنسوؤں سے تر ہوگیا پھر توبۂ نصوح کی اور ایک طرف کو روانہ ہوئے راہ میں ایک شاہی چرواہا ملا کمل کا کرتہ اور اون کی ٹوپی

پہنے ہوئے شاہی جبہ میں ملبوس تھے آپ نے اپنا لباس شاہی اور گھوڑا دیدیا اور اوسکا کرتہ اور ٹوپی خود پہنی اور کہا کہ یہ چیزیں مجھے دیدیں اور پیادہ پا بیابانوں اور جنگلوں میں پھرنے لگے پھرتے پھرتے ایک پل پر سے آپ کا گذر ہوا ایک اندھا اوس پل پر جا رہا تھا آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ اللہ اس اندھے کو بچا وہ اندھا پار اوتر گیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا آپ کو خیال ہوا کہ نہیں معلوم یہ کون بزرگ ہے پھر جنگلوں میں پھرتے پھرتے نیشاپور پہونچے وہاں ایک غار میں سکونت اختیار کر کے عبادت اور ریاضت میں مشغول ہوئے پنجشنبہ کو غار سے باہر آ کر تمام دن لکڑیاں جنگل کی چن چن کر جمع کرتے اور جمعہ کو شہر میں جا کر فروخت کر کے روٹی خریدتے نصف فقرا کو دیکر نصف خود تناول فرماتے اور شہر سے جمعہ کی نماز پڑھکر پھر اپنے مقام پر آ کر آئندہ جمعہ تک عبادت الٰہی کیا کرتے۔

جاڑے کے زمانے میں وہاں برف بکثرت گری مگر آپ نے اوسی حالت میں برف کے پانی سے غسل کیا اور یاد الٰہی میں مشغول ہوئے صبح کو آپ کو سردی بہت معلوم ہوئی خیال کیا اگر آگ ہوتی تو آرام ملتا یہ خیال ختم نہونے پایا تھا کہ آپ کو معلوم ہوا کسی نے پوستین آپ پر ڈالدی آپ گرم ہو گئے اور سو رہے جب بیدار ہوئے دیکھا کہ ایک اژدہا آپ کے اوپر ہے اور اوسی نے آپ کو گرم کر دیا تھا آپ نے دعا کی اے اللہ تو نے لطف کی صورت میں میرے آرام کیواسطے اسے بھیجا تھا مگر اب تو یہ مجھے قہر ہو گیا ہے تب وہ اژدہا فوراً آپ کے اوپر سے ہٹ کر غائب ہو گیا۔

جب لوگوں کو آپ کا حال اور مقام سکونت کا معلوم ہوا زیارت کو آنے لگے آپ تنہائی پسند تھے اسلئے ایک روز وہاں سے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہو گئے اور کسی کو خبر نہوئی۔

شیخ ابو سعید ابوالخیر اوس غار کی زیارت کو تشریف لے گئے تو فرمایا کہ اگر مشک سے بھی یہ غار بھرا ہوتا تو ایسی خوشبو نہ دیتا جو ایک بزرگ کے رہنے کی وجہ سے خوشبو دے رہا ہے۔

بیابان نوردی کی حالت میں ایک بزرگ آپ کو ملے اور انہوں نے اسم اعظم بتایا آپ نے اسم اعظم کو اپنا وظیفہ مقرر کیا فوراً حضرت خضر علیہ السلام آئے اور کہا جس نے تمہیں اسم اعظم بتایا وہ حضرت الیاس علیہ السلام میرے بھائی تھے حضرت خضر علیہ السلام اب میں حکم الٰہی سے آپ کے مرشد ہوئے جنکی بدولت آپ کو فضائل کثیر حاصل ہوئے۔

آپ فرماتے ہیں ایک بار میں صحرا نوردی کرتا ہوا ذات العرق میں پہونچا میں نے دیکھا کہ وہاں ستر مرد گدڑی پوش مقتول پڑے ہیں میں اون میں سے ادھر ادھر پھرا ایک میں کچھ جان دیکھی پوچھا تم لوگوں کا یہ کیا حال ہے اوس نے واقعہ اسطرح بیان کیا کہ ہم سب صوفی تھے اور اللہ پر توکل کر کے صحرا کو نکلے اور سب نے دل میں عہد کر لیا تھا کہ سوائے خدا کے کسی سے بات یا کوئی حرکت و سکون غیر خدا کے لئے نکرینگے اور سوا خدا کے کسی کی طرف دیکھینگے یہ قصد کر کے جب ہم نے راہ طے کی اور احرام کے میدان میں آئے تو حضرت خضر علیہ السلام ہمارے استقبال کو آئے اونسے ہم لوگوں نے سلام علیک کی اور اپنے دل میں سب نے اس بات کا شکر کیا کہ اللہ نے ہماری کوشش قبول کی اوسی وقت خطاب الٰہی ہوا کہ تم لوگ دروغ گو ہو اپنے قول سے پھر گئے اور سوا ہمارے تم نے دوسرے سے کلام کیا ہم اسکا انتقام سب سے بدلا لینگے۔

خونریز بود ہمیشہ در کشور ما — جان عود بود ہمیشہ در مجمر ما
داری سر ما وگرنہ دور از بر ما — ما دوست کشیم و تو نداری سر ما

ترجمہ یعنی ہمیشہ ہمارے ملک میں خونریزی ہوا کرتی ہے ہماری انگیٹھی میں ہمیشہ جان عود کے بدلے جلتی ہے اگر تمہیں ہمارا خیال ہے تو آؤ ورنہ ہمارے پاس آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم دوست کش ہیں اور تمہیں ہمارا خیال نہیں ہے یہ سب اس بازپرس کیوجہ سے مقتول ہوئے ہیں اے ابراہیم اگر تمہیں واقعی اللہ کی محبت ہے تو اس راہ میں قدم رکھو ورنہ پلٹ جاؤ ابھی کچھ نہیں گیا ہے ورنہ آگے ذلت و خواری کا سامنا ہوگا آپ نے اوس سے پوچھا تم کیونکر بچ گئے اوس نے کہا کہ میں مرتبہ میں ان سب لوگوں سے کم تھا اسلئے ابھی اوس مرتبہ کو حاصل کر رہا ہوں پھر اوس نے آپکو یہ نصیحت کی عَلَیْكَ بِالْ[illegible] یعنی اے ابراہیم تمہیں چاہئے کہ اپنے اوپر حرف پانی اور [illegible] لازم کر لو اس سے زائد قرب باری حاصل نکرو اس لئے کہ زائد قرب حاصل کرنے میں بہت بلائیں پیش آتی ہیں خدا نکرے کہ کوئی شخص اللہ کے سامنے بے ادب ہو جائے اور ایسے دوست سے ڈرو جو حاجیوں کو مثل کفار روم کے بیدردی سے قتل کرتا ہے اس کے بعد وہ شخص بھی جان بحق تسلیم ہوا۔ (باقی آئندہ)

مراسلات

(ایڈیٹر کیلئے نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

بنارس میں اسلامی لہر

(از جناب حضرت مولانا شاہ محمد شفیع صاحب وارثی عرف حضرت محمد شاہ صاحب نادی مبلغ اسلام دامت فیضانہم)

۱۶ اکتوبر کو شمس العلما اکمل الفضلا امین سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا وسیدنا جناب حاجی و قاری شاہ محی الدین صاحب قادری مدظلہ و حضرت مولانا وسیدنا شمس المناظرین جناب حاجی شاہ محمد صاحب محدث اشرفی کچھوچھوی مدظلہ نے مدرسہ عالیہ مظہر العلوم بنارس واقع پکی باغ بنارس کا معائنہ کیا۔ مدرسہ کی عالیشان عمارت ہے قابل تحسین نہیں بلکہ ہر درجے۔ عربی۔ فارسی۔ و اردو وغیرہ کی تعلیمات کا فرداً فرداً دو یوم میں معائنہ کیا گیا۔ یوں تو تعجب ہے صدہا مدارس اسلامیہ دیکھے مگر خصوصیت کیساتھ ہر درجے کے لڑکوں نے اپنے امتحانات کو جس زبان میں تحریراً و تقریراً بیان کیا جس زبان میں ان کی خاص تعلیم ہے مثلاً عربی درجے کے لڑکوں نے جو جوابات سنا دئیے نہایت خوش اسلوبی سے وہ بھی شائستہ زبان عربی میں اور تحریر میں منظم کئے۔ یونہیں فارسی و اردو درجے کے لڑکوں کو بھی پایا گیا۔ خصوصاً مدرسہ ہذا میں فی الحال مدرسین کو علاوہ دیگر ملازمت نہایت محنت و ایثار کیساتھ درس دیتے ہوئے پایا۔ ہر پنجشنبہ کو بعد دوپہر تحریراً و تقریراً امتحانات بھی ہوا کرتے ہیں

علاوہ سالانہ امتحانات مدرسہ ہذا کے طلباء یونیورسٹی الہ آباد میں بھی سالہا سال منشی و کامل و مولوی و عالم و فاضل کے امتحانات کیلئے تیار ہو کر داخل ہوتے ہیں۔ چونکہ فقیر کا یہ پہلا موقع اس مدرسہ کے معائنہ کا یہاں کی ہر طرح کی اچھی اور خوبی کو دیکھ کر مجھے بیحد مسرت ہوئی ہوا کہ مدرسہ ہذا کی ابتدا علوم العربیہ کا آخر ابتدا کیا ہے۔ مدرسہ کی طلب کیا جیسے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مدرسہ ہذا کی بنیاد ۴۰ سال ہوئے فاضل زمانہ جناب خان بہادر و حضرت مولانا شمس العلما عالم با عمل حاجی مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب رئیس بنارس و پیشوا مسلمانان بنارس نے ڈالی۔ اور موصوف کا اہتمام اور قابل قدر خدمت اسلامی سلطنت چمن ہوا باغ ہے جسے دیکھ کر بنارس جیسے ہندوستان میں مذہبی لہر کا ایک عجیب و غریب منظر نظر آتا ہے

کی بستی گیا کہ میں معائنہ بک پر کچھ تحریر کرتا لیکن موصوف کے فرمان نے تعمیل حکم پر مجبور کیا اس لئے حقیر نے بھی چند سطور تحریر کیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ معائنہ بک پر جناب ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بہادر و دیگر حکام والاشان و وزرائے عظام کے معائنے پر الفاظ توصیف اور مدرسہ عالیہ مذکورہ کی بہترین زریں کارنمایاں مکتوب ہیں پھر کسی کو اس کے حسن عمل میں کلام ہو سکتا ہے؟

دوسری باوقعت حقیقت ناظرین کے زیر ملاحظہ یہ ہے کہ مدرسہ موصوف زیر سرپرستی و ضمانت اکابرین علماء زمانہ جو فی الحقیقت امام وقت کہے جانے کے قابل ہستیاں ہیں جن میں چند بزرگوں کے اسماء گرامی نقل کرنا لازم سمجھتا ہوں۔ رئیس الحکماء جناب حضرت مولانا حکیم سید محمد احمد صاحب مدظلہ العالی طبیب خاص والی ریاست ٹونک دار الحکمت راجستان ابن استاذ العلما تاج الحکماء مولانا حکیم حاجی سید برکات احمد صاحب ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ و امام اہل سنت والجماعت اکمل العلماء فخر العلماء حضرت مولانا مفتی شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب بریلوی مدظلہ العالی و شمس العلما عالم بے بدل حضرت مولانا حاجی مشتاق احمد صاحب مہاجر مکی ابن استاذ العلما حضرت مولانا احمد حسن صاحب کانپوری رحمۃ اللہ علیہ و ادیب الزمان فاضل اجل عالم لاثانی جناب حضرت مولانا معین الدین صاحب اجمیری مدظلہ العالی و جناب اشرف العلماء رئیس الفضلا حضرت مولانا حکیم محمد شریف صاحب مدرس مدرسہ عالیہ مصباح العلوم الہ آباد و تقی الاتقیا عالم اہل سنت ماحی شرک و بدعت محدث زماں حضرت مولانا سید شاہ محمد احمد صاحب محدث کچھوچھوی اشرفی جیلانی مدظلہ و قطب زماں فاضل دوران حضرت مولانا شاہ قطب الدین صاحب عبد الوالی لکھنوی فرنگی محلی مدظلہ وغیرہم وغیرہ جملہ مدرسین کی اخلاقی دینی علمی و روحانی حالت کو مشاہدہ کرتے ہوئے قلبی حظ حاصل ہوا خصوصاً پرنسپل صاحب جناب مولانا حکیم محمد یوسف صاحب و جناب حکیم حاجی حافظ قاری مولانا شاہ محمد عمر صاحب و جناب مولانا حکیم حبیب اللہ صاحب مدظلہم العالی کے درس میں جب کہ درجہ میں بیس بیس پچیس پچیس طلبا کا جھنڈ کا جھنڈ تحصیل علوم کر رہا تھا ختم معائنہ کے بعد میرے ایمانی جذبات اور قلبی ہمدردی نے جناب خان بہادر صاحب منیجر مدرسہ سے کچھ حوصلہ افزائی کی درخواست کی کہ کاشی کے مدرسہ ہذا میں ایک درجہ کتب تصوف اور ایک درجہ کتب طب اور کچھ زمانہ حال کی ضرورت مدنظر رکھتے ہوئے تعلیم انگریزی اور کچھ غیر مستطیع طلبہ کو طعام فرما دیجئے تو موصوف نے فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب مضمون تو یہ ہے کہ جامعہ اسلام [illegible] ہیں

از کجا تا رم آپ جانتے ہیں کہ جسے تنخواہیں مدرسہ میں ہوتے ہیں
جیب خرچ کرنے کے کوئی تنخواہ خوار نہیں ملی معاملہ کی صورت
یہ ہے کہ ممبران کا معائنہ حساب ایک ہی نہیں بلکہ میونسپل بورڈ
کی طرف سے ایک جانچ ہے تو دوسری جانچ سالانہ گورنمنٹ کی
طرف سے علیحدہ ہے تو مدرسہ رجسٹرڈ ہے جو آمدنی آتی ہے وہ
سب ختم ہو جاتی ہے ہاں اگر مسلمان اتنی توجہ فرمائیں کار خیر میں
حصہ لیں تو میری دلی خواہش تو یہ ہے کہ بنارس اگرچہ کفرستان ہے
لیکن خدائے قدوس کی مہربانی اور آپ حضرات کی توجہ سے بعید
نہیں کہ یہ درسگاہ ترقی کر کے ہندو یونیورسٹی کے مقابل ہو جائے

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

لہٰذا اس مختصر معائنے کے بعد مسلمانان ہندو و نیز سارے شہر و دیار
ملک سے نہایت پر زور اپیل کروں گا کہ کیا آپ حضرات اپنے
گرانمایہ عطیہ سے اس مدرسہ کی مدد فرما کر شفاعت محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم کا تاج زیب سر نہ فرمائیں گے۔

نوٹ۔ اگر کسی شخص کو میری اس تحریر میں کچھ شک ہو تو
مجسٹریٹ ضلع کے ذریعے سے امداد فرمائیں۔ والسلام۔

سپاس نامہ

منجانب طلبہ مدرسہ عالیہ مظہر العلوم کچی باغ بنارس

بخدمت شریف جناب قدوۃ السالکین سند العارفین مصباح الظلم
والعلی السید النجیب الفاضل اللبیب حضرت مولانا شاہ سید محی الدین
صاحب مدظلہ العالی و جناب عمدۃ الزاہدین زبدۃ الصالحین
امام الواعظین ہمام المقررین حضرت مولانا شاہ محمد شفیع صاحب مدظلہ
و جناب مخدوم الانام ممدوح الخواص والعوام ختام المفسرین
تمام المحدثین حضرت مولانا شاہ سید محمد اشرفی کچھوچھوی مدظلہ العالی
الحمد للہ یہ کیا ہی مبارک گھڑی ہے کہ ہمارے سامنے وہ مقدس ہستیاں
جلوہ افروز ہیں جو اسلامی دنیا میں انبیا کی وراثت، صدیق کی صداقت، فاروق
کی اسلامی شان، عثمان غنی کے زور ایمان اور حیدر کرار رضی اللہ عنہم
کی کامیاب زندگی کے بہترین نمونے ہیں، آج ہم دیکھتے ہیں کہ اصلی صفات کی
مجموعی جلوہ ریزیاں کاشی کی اسلامی تعلیمگاہ میں ایک نورانی منظر دکھلا رہی ہیں
پھر اس عالم میں ہمارے کالج کا کیا کہنا وہ بھی زبان حال سے امتنان آمیز لہجے میں شکر کا
اظہار کر رہا ہے۔ کیوں نہ ہو اسکو معلوم ہے کہ میں اسلام کا ایک خزاں دیدہ
گلزار ہوں اور یہ مقدس ہستیاں اپنے خون سے اس چمن کو سینچنے والے باغبان ہیں

اسکو بھی یاد ہے کہ جب ہم غیر اسلامی درسگاہیں اپنے اس عروج کے
زمانہ کو یاد کرتے تھے جو بغداد اور غرناطہ کی اسلامی یونیورسٹی میں موقوف علیہ تھا
اور اس وقت کے عالم میں کلیجہ تھام کر آہ کرتے تھے تو یہی مقدس ہستیاں اپنے
ہاتھوں میں شفقت کا رومال لیکر ہمارے آنسو پونچھتی تھیں۔ انہیں تسلیوں اور
تشفیوں کو یاد کر کے یہ ہماری اسلامی تعلیمگاہ اپنے تسلی بخش اسلامی مربیوں کے
سامنے کاشی کی ہندو یونیورسٹی کے مقابل ہونے کی امید رکھتی ہے اور زبان حال
سے کہہ رہی ہے کہ آپکی وراثت نبوت نے مجھے ترقی کے دلاسے دئے تھے آج وہ دن
آگیا کہ میرا رقیب ہے اور آپکا دامن ہے کیا وراثت انبیا کے سچے حق دار ہماری اس
تعلیمگاہ کو ان آرزوؤں میں کامیابی کا مژدہ سنا کر مشکور فرماسکتے ہیں؟
واہ! یہ بھی کوئی بات ہے! یہ تو وہ مقدس نفوس ہیں کہ انشاء اللہ اس اسلامی
ترقی کے تخیل کو عملی صورت میں نمایاں کرینگے اور دنیا کو وہ منظر دکھلا دینگے جسکو
عباسی زمانے میں سب نے دیکھا تھا۔
اب ہم خادمان مدرسہ عالیہ مظہر العلوم بنارس اپنی تعلیمگاہ کے جذبات حال بیان
کرنے کے بعد وراثت انبیا کے سچے حقداروں کا خیر مقدم مناتے ہوئے دل سے
تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتے ہیں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ہم ہیں آپ حضرات کے خدام
طلبائے مدرسہ عالیہ مظہر العلوم بنارس

حالات یتیم خانہ

(از عالیجناب مرزا جعفر علیخان صاحب ابن جناب نواب زین العابدین خان صاحب)
(مرحوم منصف لکھنؤ)

میں نے جناب کا نوٹ دستی مورخہ ۳ نومبر ۱۹۲۹ء کے ..... اعتراضات کے
جواب جسقدر مجکو ذہنی وقتیں تھیں حاضر خدمت کر چکا مگر پھر بھی بعض اعتراضات
ایسے تھے جنکو بلا معائنہ کئے ہوئے جواب دینا قابل اطمینان نہ تھا لہٰذا میں نے
بذات خود یتیم خانہ کا معائنہ کیا۔ میں اس موقع پر یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا
ہوں کہ میں اکاؤنٹنٹ اور آڈٹ کا سند یافتہ ہوں اور قریب ۱۵ سال یہی کام کر رہا
معائنہ سے یہ ظاہر ہوا کہ لوگوں کے نزدیک سچ کو جھوٹ کر دینا کوئی بڑی بات
نہیں ہے ہمارے جیسے قبلہ نے تو بالکل جھوٹ بولنے پر کمر مضبوط باندھ کر ..... ؟
..... اپنی عقل کا نمونہ پیش کرتے ہوئے یتیم خانہ پر دست درازی کرنا چاہتے ہیں
مگر یہ لحاظ خاطر رہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے فاما الیتیم فلا تقہر جناب کی اس
کارروائی سے یتیموں کا سخت نقصان ہوگا یعنی اگر عالیجناب نواب صاحب دل تنگ ہو کر
یتیم خانہ سے منہ موڑ لینگے تو وہ وظائف جو کہ ابھی تک گورنمنٹ کے زیر خط و کتابت
ہیں تعطیلی کی نذر ہو جائینگے اور جناب اس نقصان کے بانی قرار پائینگے۔ جناب آپ
جیسے آج عدیم الفرصت ہیں ویسے ہی قبل سکرٹری یتیم خانہ ہونے کے تھے

فرائض منصبی گورنمنٹ عالیجناب کے ذمہ آج ہیں وہ پہلے بھی تھے گو آپ کی عقل تمام افراد قوم پر فوقیت رکھتی تھی جنہوں نے باوجود تمام کمال واقفیت کے عالیجناب نواب صاحب کو سکرٹری یتیم خانہ ہونے کے لئے تجویز کیا اور منتخب کیا میں کو آج آپ نا قابل ظاہر کرکے گویا چاہتے ناک ڈالتے ہیں میں تو یہ عرض کرونگا کہ شاید عالیجناب نواب صاحب تمام اپنے عہدوں کے فرائض اپنی عقل سے انجام دیا کرتے ہیں بجائے خدا ہی عقل کو زیادہ نہ ظاہر فرمائیں ورنہ آپ اپنے دماغ کو ہاسپٹل کالج میں [illegible] کرنے پر مجبور [illegible] جناب والا تمام کمال قومی ہمدردوں کا [illegible] قوم کے جوش پر سے سکرٹری کا صرف حسن انتظام دیکھا جاتا ہے۔ کسی سکرٹری نے آجتک ہی جیب خاص سے صرف کیا ہے اور نہ کوئی سکرٹری اپنے گھر کی دولت یتیم خانہ میں صرف کردیگا۔ ابھی تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ عالیجناب نواب صاحب نے جناب خان بہادر معین الدین صاحب مجسٹریٹ درجہ اول لکھنؤ کا چار پانچ سو جیب خاص سے یتیم خانہ میں کیا اور سال میں ایسے ایسے نہ معلوم کتنے ہوجایا کرتے ہیں میں عالیجناب نواب صاحب محسن قوم کی قابلیت کی تعریف کرونگا کہ آپ نے علاوہ اپنے افراد قوم کے غیر قوم سے یعنی برٹش گورنمنٹ کمشنر سے [illegible] وظائف مقرر کرائے اور اب بھی جناب موصوف کو چین نہیں ہے جب تک کہ ماہواری مستقل کافی آمدنی نہ کرلیں تاکہ قوم بار بار تکلیف دئے جانے سے نجات پائے اور یتیم خانہ اپنے پیروں سے آپ کھڑا ہوکر دوسرے اداروں کیلئے مثال ہوجائے شاید میں اپنے مطلب سے دور جارہا ہوں مجھکو اسوقت یہ عرض کردینا مقصود ہے کہ میں نے حساب کا کیا معائنہ کیا اور نتیجہ کیا نکلا۔

جسوقت عالیجناب نواب صاحب نے یتیم خانہ کا چارج لیا ہے اسوقت یتیم خانہ صرف مبلغ [illegible] ہزار تھا اور یتیم خانہ کسیقدر مقروض بھی تھا قبل چارج لینے نواب صاحب موصوف کے آمدنی و خرچ حسب ذیل تھے

نقشہ آمدنی و خرچ

نام سنہ	آمدنی	خرچ
۲۵-۲۶ء	[illegible]	[illegible]
۲۶-۲۷ء	[illegible]	[illegible]
ٹوٹل	[illegible]	[illegible]

زمانہ عالیجناب نواب صاحب میں دو سال کی آمدنی حسب ذیل ہے

نام سنہ	آمدنی	خرچ
۲۸-۲۹ء	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
ٹوٹل	[illegible]	[illegible]

تفصیل وار خرجات دیکھنے سے واضح ہے کہ جناب موصوف کو ان دو دن گزشتہ سال میں نہایت اہم ضروریات کا سامنا پڑا یعنی سنہ [illegible] میں مبلغ [illegible] سالانہ مستقل وظیفہ سرکار گورنمنٹ اور نئے شعبہ جات و حرفت قائم کئے گئے جسمیں تمام نیا سامان منگا ہدایت ماہران مستند یافتہ چونکہ منجانب گورنمنٹ آئے تھے اور اب تک کام سکھا رہے ہیں خریدنا پڑا۔ کچھ سامان درجہ تجارتی کو میں مطابق انگریزی اسکولوں کے خود بنیادی جس کا بل [illegible] جالم و کماست ادا کرنا پڑا علاوہ اس کے وہ عمارت جس کو سنگ بنیاد کیپٹن بنانا پڑی سنہ ۱۹۲۸ء میں بھی عمارت جو اسوقت زیر تعمیر ہے جسکی تعمیر کی بابت سرکار گورنمنٹ مبلغ [illegible] عنایت فرمائے گئے بنوانا پڑی یہ ملحوظ خاطر رہے کہ اگر وہ دس ہزار جو کہ گورنمنٹ نے واسطے تعمیر دیا تھا اگر اسی سال میں نہ صرف کیا جاتا تو بعد گزرنے سال وہ روپیہ جناب موصوف کو واپس کردینا پڑتا جس سے ہمدردی امیدوں پر اثر خراب پڑتا نہ صرف یتیم خانہ پر بلکہ تمام قوم پر اور جناب موصوف مجبور تھے کہ بنا عمارت کرتے۔

علاوہ اس کے جناب موصوف کا یہ بھی خیال تھا کہ کافی تعداد اہل بعد تکمیل عمارت رکھے جاوینگے اور اسی وجہ سے برابر قوم سے اپیلیں کیجاتی تھیں کہ توجہ کرے اور دستگیری کرے موجودہ ایام میں جیسے بھی تو عمارت کافی نہ تھی۔ اسواسطے یہ عمارت اور بھی بنوائی گئی۔

اب سوال رہا کہ اتنی بڑی عمارت کیوں بنوائی گئی جناب والا جو گھر بناتا وہ پانی کی نکاس رکھ لیتا ہے جسنے دس ہزار گورنمنٹ سے عمارت کے لئے وصول کرلئے ممکن ہے بعد تکمیل عمارت وہ کوئی صورت ایسی اختیار کرے کہ نقصان یتیم خانہ کا مبدل بہ فائدہ ہوجاوے ان تمام اخراجات کا سامنا کرتے ہوئے اور تمام دقتوں کو برداشت کرتے ہوئے اب بھی یتیم خانہ کا سرمایہ مبلغ [illegible] حسب ذیل موجود ہے۔

فکسڈ ڈپازٹ الہ آباد بنک	[illegible]
پرامیسری نوٹ بہ تحویل امپریل بنک	[illegible]
وار بانڈ وغیرہ	[illegible]

یعنی جب عالیجناب نے چارج لیا تھا اس زمانے سے آجکل سرمایہ زیادہ ہے گو کہ عالیجناب اپنے دلی مقاصد کے مطابق ابھی حد کمال تک نہیں پہونچی اور واقعہ یہ ہے کہ وہ مرحلات جن کو عالیجناب طے فرمانا چاہتے ہیں ہر ایک کیلئے مشکل ترین ہیں بلکہ ہر ایک کے وہم گمان سے بھی بالاتر ہیں اور اس جانب رخ کرنا دشوار عظیم ہے مگر عالیجناب کی کوششوں کی تعریف

کروں گا کہ آپ صرف جب اپنے مقاصد میں کامیاب ہو چکے ہیں تھوڑا عرصہ اور ہے۔ آئندہ اپریل سنہ ۳۰ء سے جو حالت یتیم خانہ کی ہوگی وہ قابل فخر ہوگی اور عالیجناب کی جانفشانیاں اور کوششیں قابل تحسین ہوں گی اسوقت میں تھوڑی سی کارروائیاں جناب موصوف کی آپکی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ آیا وہ قابل تحسین ہیں یا قابل الزام۔

(۱) مبلغ صہ ماہوار روپیہ کا وظیفہ گورنمنٹ سے مقرر کرایا جو کہ مستقل اور مسلسل ہے۔

(۲) بعض وظائف کے لئے آپ سخت کوشش فرما رہے ہیں جو کہ ابھی تک گورنمنٹ سے زیر خط وکتابت ہیں۔

(۳) مبلغ صہ کا وظیفہ جسکو سرکار گورنمنٹ نے سال رواں دینے سے قطعی انکار کر دیا تھا نہایت کوشش سے دوبارہ منظور کرایا اور عنقریب وصول ہوگا۔

(۴) گورنر صاحب ممالک متحدہ کا یتیم خانہ کو معائنہ کرنا۔

(۵) گورنر صاحب ممالک متحدہ اور ہر سبا کو یتیم خانہ کا پیر چا بنایا۔

(۶) متعدد چندے مسٹر گوٹن صاحب ڈپٹی کلکٹر صاحب وغیرہ سے یتیم خانہ کو وصول کرائے۔

(۷) ہز اکسلنسی گورنر جنرل صاحب بہادر کو عالیجناب ماہ جنوری ۱۹۳۰ء میں معائنہ کیلئے یتیم خانہ لائینگے۔

ان تمام کارگزاریوں کو دیکھتے ہوئے امید پائی جاتی ہے بلکہ یقین ہے یہ یتیم خانہ جو کہ آجتک اپنے پیروں کھڑا نہ ہو سکا کچھ عرصہ میں اپنے پیروں کھڑا ہو کر ہندوستان میں یتیموں کا مشہور ادارہ ہوگا اور اپنی ضرورتوں کے پورے کرنے کا محتاج نہ رہیگا اور قوم بھی بار بار تکلیف دئے جانے سے نجات پائیگی میں اپنے خاتمہ کلام میں عرض کروں گا کہ جناب نواب صاحب موصوف کا ایسا فرض نبھایا آجکل میں بہت مشکل ہے۔ جن کو سوائے اپنے فرائض منصبی انجام دینے کے اور کوئی شغل نہیں میں جناب موصوف کا نہایت مشکور ہوں بلکہ تمام قوم کو مشکور ہونا چاہئے کہ جناب موصوف نے ان لاوارثوں سادات بنی فاطمہ کے بچوں کا ایسا کافی انتظام کر دیا اور کر رہے ہیں کہ یہ غریب جب تک یتیم خانہ میں رہینگے جناب کے دعا گو رہیں گے اور بعد نکل جانے یتیم خانہ کے اپنے عجیب وغریب صنعتوں سے آسودہ ہو کر ہمیشہ آپ کی جان ومال کو دعا دیتے رہیں گے۔ والسلام

جعفر علیخان۔ لکھنؤ

وہابیہ دیوبندیہ کی بزدلی کا شرمناک نظارہ
شیر سنت پر قاتلانہ حملہ

(از جناب محمد عبد الکریم صاحب قادری از کربمنڈی کلی بازار کانپور)

سال گذشتہ کانپور کے برادران اہل سنت نے ناصر الاسلام شیر بیشۂ سنت حضرت مولانا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر شاہ ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں صاحب قادری رضوی لکھنوی دام مجدہم العالی کو کانپور تشریف لاکر پیغام حق سنانے کی دعوت دی تھی اور ان کی دعوت کو قبول فرماکر حضرت شیر بیشۂ سنت کانپور میں تشریف فرما ہوئے اور چونکہ سرکار اعظم اجمیر مقدس کا عرس شریف قریب تھا اس لئے زیادہ نہیں شہر کے صرف چار بیان فرماکر تشریف لیگئے۔ اور کانپور کے سنی مسلمان آپ کے بیان سننے کیلئے مشتاق ہی رہے امسال پھر اہل سنت بھائیوں نے آپ کو وعظ کی دعوت دی اور حضرت شیر بیشۂ سنت بروز جمعہ ۲۰ جمادی الاولی کانپور میں تشریف لائے سنی مسلمان اس شمع بزم سنیت پر پروانہ وار نثار ہونے لگے اور آپ کے پُر لطف وولولہ انگیز بمحبت بھری بیانات شہر کے مختلف مقامات پر ہوئے آپ نے وہابی دیوبندی دھرم کے وہ گندے گھنونے عقائد کفریہ انہیں وہابیہ دیوبندیہ کی کتابوں سے کھول کھول کر بیان فرمائے جن کو سنکر سنی مسلمان ان سے متنفر ہو گیا آپ نے ہر بیان میں علی الاعلان فرمایا یہ وہابیہ دیوبندیہ کی کتابیں میرے پاس موجود ہیں انہیں کو کھول کھول کر میں ان کے عقائد خبیثہ سنا رہا ہوں جب کسی کو شبہ ہو وہ ابھی دیکھ لے اسوقت شرم لگے تو میری قیامگاہ پر آکر دیکھ لے اگر کوئی شخص ان عقائد کفریہ پر مناظرہ چاہے تو ہر وقت اس سے مناظرہ کیلئے موجود ہوں وقت ومقام طے کر لیا جائے اور باقاعدہ تہذیب وسنجیدگی کیساتھ مناظرہ ہو مگر ہماری اس مجلس میلاد شریف میں بول پڑنے مجمع کو بگاڑنے کا کسی کو کوئی حق نہیں۔ آپ نے اپنے بیانات میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مالک عالم ہونا اپنے رب جل جلالہ کے کرم سے ہر زمان ومکان میں حاضر ناظر ہونا تمام ماکان ومایکون پر مطلع ہونا اللہ عز وجل کا نائب مطلق وخلیفۂ اعظم ومظہر اتم ومختار کل ہونا وغیرہ مسائل ایسی دلکشی وشیریں بیانی سے دلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ کے ساتھ بیان فرمائے کہ سامعین سنکر جھوم جھوم جاتے اور ان کے ایمان منور ہوتے۔ وہابیت کی ٹٹی پلید ہونے لگی اور دیوبندیت کی دوکان پھیکی پڑ گئی یہ منظر وہابیہ دیوبندیہ سے دیکھا

گیا اور انہوں نے پیسے تو مناظرہ کیلئے مسلح وہابیہ ملکی شیخ جی اور مجمع
مولوی عبد الشکور صاحب کاکوروی کو بلانے کیواسطے بہت کچھ زور
لگائے اور لگوائے مگر وہاں سے بھی جواب آیا کہ جب تک حشمت علی
کانپور میں ہے ہم نہیں آسکتے۔ بالآخر وہابیہ دیوبندیہ نے اپنے استاد
شفیق شیخ نجدی ابلیس ملعون سے وہ ملعون تدبیر حاصل کی جسکو
عقل و سنت لاحول پڑھیگا۔

بروز دوشنبہ دوم جمادی الاخری ۱۳۴۸ھ شب کو ساڑھے نو بجے
میں حضرت شیر بیشۂ سنت مدظلہ کا بیان مقرر تھا وہابیہ دیوبندیہ نے تھانے
میں رپورٹ کرائی کہ آج کے بیان میں ہم کو فساد کا اندیشہ ہے
اپنی جان کا خطرہ ہے۔ اور پھر شب کو تمام وہابیہ دیوبندیہ بڑی
اکثر تعداد مسلح ہو کر حضرت شیر بیشۂ سنت کے بیان کے جلسہ میں
آگئے۔ وہابی مدرسوں جامع العلوم و ضیاء العلوم و مظہر العلوم وغیرہ کے
تمام مدرسین و طلبا تھے ان میں قابل ذکر مولوی عبد المجید و مولوی
عبد الستار و مولوی عثمان و قاری عبد الرحیم وغیرہ ہیں۔ ۹ بجے
حضرت شیر بیشۂ سنت نے اپنا مبارک بیان شروع فرمایا پہلے وہ
ایمان افروز نورانی خطبہ پڑھا جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کے فضائل جلیلہ و کمالات جمیلہ کا ذکر تھا جن کو سنکر مسلمانوں کا
ایمان تازہ ہو گیا۔ پھر حضور پُر نور مرشد برحق امام اہل سنت مجدد دین
و ملت سیدنا اعلیحضرت قبلہ فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ کی وہ
مبارک غزل پڑھی جس کا مطلع یہ ہے ؎

زمین و زمان تمہارے لئے مکین و مکان تمہارے لئے
چنین و چنان تمہارے لئے بنے دو جہان تمہارے لئے

پھر آپ نے بطور تمہید کے بیان فرمایا کہ میں اپنے بیان میں حضور انور
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے وہ فضائل جلیلہ و اوصاف جمیلہ بیان
کروں گا جن میں سے ہر ایک وصف جمیل ان لوگوں کے نزدیک جو
حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اپنا بڑا بھائی سمجھتے اور حضور کو
خدا کے سامنے معاذ اللہ چمار سے زیادہ ذلیل بتاتے ہیں بالعموم کفر
اور بالخصوص شرک ہوگا لہذا وہ لوگ اگر نہ سننا چاہیں تو تشریف
لیجائیں۔ اعتراض کا شوق ہو تو نوٹ کرتے جائیں بیان کے ختم پر
پیش کریں۔ پرسوں جب جامع تنہائی [illegible] میں اپنے شکوک رفع کرلیں
مگر مجمع کو یہ انتظام میں درمیان میں دخل نہ دیں اتنا ہی فرمایا تھا
کہ وہابی مولوی عبد المجید بول پڑے کہ ہم گالیاں نہیں سن سکتے
حضرت شیر بیشۂ سنت نے فرمایا کہ میں نے کونسی گالی دی جس پر آپکو
اس قدر غصہ ہے بس پھر کیا تھا قاری عبد الرحیم اچھل کر کھڑے ہو
گئے اور بڑی بھاری بجھالی سے جو اپنے کپڑوں میں چھپا کر لائے تھے

حضرت شیر بیشۂ سنت پر حملہ کر دیا شاید منشا یہ تھا کہ ابھی اللہ و
رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو منظور تھا کہ حضرت شیر بیشۂ
سنت مدظلہم کو اہل سنت کے افادہ کیلئے ابھی قائم و باقی رکھے
اس لئے بچا لیا اور چند آدمیوں نے قاری کو حملہ کرتے دیکھ کر
اس کو دھکا دیکر کھینچ لیا اور اسکی بجھالی چھین لی جو بعد میں پولیس کے
حوالے کر دی گئی اس منظر کو دیکھ کر وہ تمام وہابیہ دیوبندیہ جو
قرولیوں لاٹھیوں سے مسلح ہو کر اہل سنت و شیر بیشہ پر حملہ کرنے
آئے تھے سب فرار ہو گئے اور تھانہ میں جا کر یا پولیس المدد یا غوث
الغیاث کا شور مچایا۔

صبح کو داروغہ عبد الجلیل صاحب تفتیش کے لئے آئے تو دیوبندیوں کے
قاری عبد الرحیم نے بیان کیا کہ حشمت علی نے لوگوں کو اشتعال دلایا
اور ڈیڑھ سو آدمیوں نے مجھکو مارا اور زد و کوب کیا۔ تمام لوگ
اسپر نفرت و ملامت کر رہے تھے کہ دیوبندی دھرم کا پیشوا ہو کر
ایسا جھوٹ بول رہا ہے داروغہ صاحب نے بھی بالآخر فرمایا
کہ مجھے تعجب ہے کہ ڈیڑھ سو آدمیوں نے آپ کو مارا اور آپکے
بدن پر کہیں خراش بھی نہ آئی۔ مگر اس پر تعجب نہیں دیوبندی
دھرم میں خدا بھی جھوٹا ہے (دیکھو براہین قاطعہ گنگوہی صفحہ ۳)
تو جسکے معبود کے پجاری کیوں جھوٹ نہ بولیں۔ یہ بھی بیان
کیا کہ حشمت علی نے خطبہ اور غزل میں گالیاں دیں۔ افسوس
خطبہ مبارک اور غزل ساری کی ساری حضور اقدس صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کے محامد جلیلہ و مدائح جمیلہ سے دونوں پُر تھے مگر حضور
اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فضائل کا بھی نام دیوبندی
دھرم میں گالیاں ہیں والعیاذ باللہ تعالی۔ ہاں دیوبندی دھرم
میں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں
پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کی طرح بتانا (حفظ الایمان
تھانوی صفحہ ۸) حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے
علم سے کم کہنا (براہین قاطعہ گنگوہی صفحہ ۵۱) حضور صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کے میلاد شریف کو کنہیا کے جنم سے بدتر لکھنا (براہین
قاطعہ صفحہ ۱۴۸) نماز میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا خیال
لانے کو بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا
بدتر ٹھہرانا (صراط مستقیم دہلوی صفحہ ۸۶) خدا کے سامنے
حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو چمار سے زیادہ ذلیل ٹھہرانا
(تقویۃ الایمان دہلوی صفحہ ۱۴) یہ اور ان کے مثل اور ناپاک
گندے الفاظ جن سے دیوبندی مولویوں کی کتابیں بھری ہوئی
ہیں یہ سب معاذ اللہ تعریفیں اور توصیفیں ہیں الا لعنۃ اللہ

ملتظین - حضرت شیر بیشۂ سنت سے لوگوں نے عرض کیا کہ قاری عبدالرحیم دیوبندی پر اقدام قتل کا مقدمہ دائر کر دیجئے آپنے فرمایا نہیں ہمارا استغاثہ خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی سرکار میں ہے ہمارا دعویٰ خدا کی عدالت میں دائر ہے جہاں کے فیصلہ کی اپیل نہیں - الغرض اس ہوا تو نے کانپور کے بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو بتا دیا کہ دیوبندیوں نے جیسے اپنے ایمان کو شیخ نجدی ابلیس ملعون پر قربان کر دیا ہے ویسے ہی حیا شرم انسانیت غیرت سب کو اسی پر بھینٹ چڑھا دیا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ -

اڈیٹر اس تحریر کو پڑھ کر جو ہمارے صدمہ ہیں پہونچا ہے وہ ناقابل بیان ہے مولانا حشمت علی صاحب نے جس صبر و تحمل سے کام لیا ہم اسپر انہیں تحسین و آفرین کا ہدیہ پیش کرتے ہیں اور اس امر پر نہایت افسوس کا اظہار کرتے ہیں کہ ملت واحدہ کے پرستار و تیغ تفرق و انشقاق نے قصر ملت کی بیخ و بنیاد کھوکھلی کر دی ہے - تمام قومیں ہیں کہ تیز گامی سے میدان ترقی کو طے کرتی چلی جا رہی ہیں مسلمانوں کے گھر کے اندر یہ فسادات موجود ہیں اور ان کو خانہ جنگی سے چھٹکارہ نہیں یاد ہوتا ہے کہ معزز روزنامہ سیاست لاہور میں جب حضور نظام عالیمقام و تاجدار دکن خلد اللہ ملکہٗ دہلی تشریف فرما ہوئے تھے یہ تحریک کیگئی تھی کہ دیوبندی و بریلوی قضیے کا خاتمہ کرا دیا جائے - لیکن کس مصلحت سے اسپر توجہ نہ فرمائی گئی اور آج یہ واقعات معلوم کرکے دل پر غم و الم کی گھٹائیں چھا جاتی ہیں مولانا حشمت علی صاحب پر جن لوگوں نے حملہ کیا وہ انتہائی نفرت کے مستحق ہیں - اہل علم کا یہ شعار ہونا چاہیئے - اہل علم کیلئے لاٹھیوں اور بھالیوں سے کسی ذی علم کی بات کا جواب مناسب نہیں یہ انتہائی سفاہت کی دلیل ہے اور اسپر جسقدر افسوس کیا جائے کم ہے - خدائے تعالیٰ ان سب کو عقل سلیم و صراط مستقیم نصیب فرمائے اور ان بدمذہبوں کو اپنی زبردست طاقت سے مسنون دے کر... حق یہ ہے علمائے اہل سنت کثرہم اللہ تعالےٰ نے ہم تبلیغ کے فرائض ہمیشہ داریوں سے بڑی سے بڑی قربانیوں پر بھی باز نہیں رہ سکتے - وہ سانس کے آخری لمحات میں بھی ... دیوبندیوں کو کرب ہیں اور تائید حق ان کے ساتھ ہے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اہل حق کا گروہ کمزور گروہ ہے - کربلائے میدان میں اسی مختصر گروہ نے اپنی حقانی طاقت کے وہ کرشمے دکھائے کہ آج تک دنیائے اسلام میں ان کی دلیرانہ اور شجاعتوں کی

دوسرو بھی ہوں ہے - ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تو قلب مقلوب صراط مستقیم عطا کر دے - دلِ مطلب و دعوکر تابہ مدینہ ... خدا کا سچا نعم البدل دے - اور وہ ہمہ عطا کر دے جس سے دیوبند والے پر آ جائیں اور یہ فتنہ دب جائے -

دار الریاست مصطفےٰ آباد عرف رامپور

بفضلہ تعالیٰ یہاں خیریت ہے -

خلاصہ خبریں

میاں علم الدین کی نعش مل گئی

مسلمانان لاہور کے عام احتجاج پر مشہور میاں علم الدین قاتل راجپال کی نعش حکومت پنجاب نے میانوالی قبرستان سے لاہور منگائی اور ۱۴ر نومبر کو مسلمانان لاہور کے لیڈروں کے سپرد کر دی جو چوبرجی کے میدان میں رکھی گئی جو عام کا یہ حال تھا کہ اس وسیع میدان میں جگہ باقی نہ تھی یہیں نماز جنازہ ہوئی جسمیں ... نمازیوں کا اندازہ لگایا گیا ہے - بلدیہ کی طرف سے نمازیوں کیلئے وضو کے پانی کا مکمل اہتمام تھا نعش جیسی دفن کیگئی تھی ویسی ہی نکلی کفن بھی میلا نہوا تھا نہ کسی قسم کی بدبو تھی - بیان کیا گیا ہے کہ ایسا اجتماع آج تک لاہور کی زمین پر چشم فلک نے نہیں دیکھا مسلمانوں نے انتہائی خلوص کا اظہار کیا - بارہ بجے جنازہ قبرستان میانی صاحب پہونچا اور دفن کیا گیا - شہید کی قبر کا اندرونی بیشتر حصہ پھولوں سے پاٹ دیا گیا تھا -

مہاراجہ بہادر اندور کی مراجعت

بمبئی کی ۱۲ر نومبر کی تاربرقی سے معلوم ہوا کہ پرسوں صبح کیلیفورنیا جہاز سے جو مسافر بمبئی آئے انمیں ہز ہائینس مہاراجہ اندور اور آپکی بہن شہزادی منورما راج بھی تھیں یہ دونوں انگلستان میں تقریباً چار سال قیام کرکے واپس آئے ہیں یہ قیام حصول تعلیم کیلئے تھا - مہاراجہ یشونت راؤ ہلکر ثانی اور شہزادی منورما کا والدہ مہارانی چندراوتی بائی اور ... نیز ... وزیر اعظم ریاست اندور اور مسٹر علم چند وغیرہ نے خیر مقدم کیا جو اندور سے خاص اسی غرض کیلئے بمبئی آئے تھے علاوہ ازیں ریاست اندور کے بہت سے باشندے بھی پھول وغیرہ لیکر بندرگاہ پر پہونچے گیارہ بجے مہاراجہ صاحب اور آپکی ہمشیرہ اور والدہ وغیرہ اسپیشل ٹرین سے اندور تشریف لے گئے - مہاراجہ صاحب سنہ ۱۹۲۶ء میں آکسفورڈ گئے تھے اور چار سال وہاں قیام کرکے آپ نے تعلیم ختم کی اسکے بعد انگلستان اسکاٹلینڈ اور ویلس کا دورہ کرکے سوئٹزرلینڈ گیا اور وہاں کارخانوں و مکانوں کا معائنہ کیا - جب بمبئی پہنچے ... آپکو آنند فرودگاہ میں تخت پر بٹھایا جایگا جسکا ... آئے سی پی

اطلاعنامہ عدالت دیوانی ریاست رامپور

موسومہ

گنیشی لعل فریق ثانی واسطے پیش کرنے تردید وجوہ مندرجہ عرضی آرڈر ۳۴ قاعدہ ۵ ضمن ضابطہ دیوانی بمشار آرڈر ۲۱ ضابطۂ دیوانی

(مہر عدالت) دستخط جناب حاکم صاحب عدالت دیوانی ریاست رامپور
دستخط منشی فدا علیخانصاحب پیشکار، دستخط محمد جانخان صاحب اہلمد عدالت

نمبر مقدمہ متفرقات ۲۲

موہن لال عرف مکنو لال ولد کھیم کرن قوم برہمن عمر تخمیناً ۴۰ سال پیشہ زمینداری ساکن موضع دباوٹ پرگنہ ملک مدعی ڈگری دار معرفت منشی محمد حسن وکیل

بنام

گنیشی لعل ولد ہیراج قوم باندھے برہمن عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ زمینداری وغیرہ ساکن موضع کیمور ار پرگنہ ملک مدعا علیہ مدیون ڈگری۔

سائل نے مقدمۂ مندرجہ عنوان میں درخواست ڈگری قطعی پیش کی تھی متعدد بار اطلاعنامے جاری ہو کر تعمیل نہ ہوئی اب سائل نے ذریعہ حلف بیان تصدیق کرایا ہے کہ گنیشی لعل فریق ثانی اپنے مسکن پر موجود ہے اور تعمیل سے گریز کرتا ہے لہذا بذریعہ اطلاعنامہ ہذا باشاعت اخبار گنیشی لعل فریق ثانی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۹۲۹ء بوقت دس بجے دن کے عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جواب دے کر مدعی کی درخواست کیوں نہ منظور ہونا چاہیے اگر تاریخ مذکورہ پر گنیشی لعل اصالتاً یا وکالتاً حاضر نہ ہوگا یا کوئی عذر پیش نہ کریگا تو اوس کی غیر حاضری میں درخواست سائل پر کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی اور حکم مناسب دیا جائیگا اور پھر کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۱ ماہ نومبر ۱۹۲۹ء بثبت دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا

[illegible]

چمنستان امرتسر کا عدیم النظیر سالنامہ ۱۹۳۰ء

بڑے سائز کے ڈیڑھ سو صفحات، دو درجن سے زیادہ رنگین تصاویر، دبیز کاغذ، بلاک کی چھپائی کیساتھ تمام ہندوستان کے غیر مطبوعہ اور خاص خاص مضامین اپنے پیرو میں لیے ہوئی ترتیب دیا گیا ہے ۱۵ دسمبر ۱۹۲۹ء کو منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوگا سالنامہ ملک کے نامور اور مسلم الثبوت فسانہ نگاروں، ممتاز ادیبوں، شہرۂ آفاق شاعروں کے لاجواب علمی، ادبی، اخلاقی، تاریخی، اور اصلاحی مضامین بہتر افسانوں، گیت آور غزلوں، بصیرت افروز نظموں اور دلچسپ ڈراموں کا ایک سدا بہار گلدستہ ہوگا قیمت فی پرچہ صرف ۱۲ آنے۔

چمنستان امرتسر ۳۰×۲۰ کے پورے پچاس صفحات پر بالعموم ماہوار شائع ہوتا ہے، ہر مہینے بلند پایہ شاعروں کا قیمتی کلام، دلکش افسانے، دلچسپ غزلیں، بہترین نظمیں اور قابل قدر علمی، ادبی، اخلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں سالانہ چندہ صرف ششماہی ۲ فی پرچہ ۳ سالانہ چندہ بھیجکر مستقل خریدار ہونیوالوں کو سالنامہ بالکل مفت ارسال ہوگا۔

پتہ منیجر رسالہ چمنستان چوک بجلی امرتسر (پنجاب)

انعام عام

میرا چھوٹا بھائی محمد ہارون ۱۶ ستمبر ۱۹۲۹ء کو خفا ہو کر سہارنپور سے غائب ہو گیا ہے لہذا تمام ہندو مسلم برادران وطن کی خدمت میں بادب التماس ہے کہ جو صاحب میرے بھائی محمد ہارون کو میرے مکان پر پہونچا دینگے ان کی خدمت میں خرچہ آمد و رفت اور معقول انعام پیش کیا جائیگا۔ نیز مزید شکریہ کے مستحق ہوں گے۔

حلیہ

عمر سترہ سال چہرہ کتابی رنگ گندمی سر پر داغ آنکھیں بھورے جیسے معمولی دونشان بدن چھریرہ ترکی ٹوپی یا کپڑے کی ٹوپی اور کرتہ پاجامہ سفید اور سیاہ واسکٹ لال جوتہ تری کا پہنے ہوئے ہے۔

محمد ہارون

تم کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اسعد قصور جو تم سے ہوا گئے کا قصور بہلا ہی ہو اب اس لئے معاف کیا جاتا ہے لہذا امید ہے تم سے وعدہ کرتا ہوں

شیطان اور انکی اماں کا انتقال

بڑے کون سے شیطان ہیں جو ہماری جسمانی اور روحانی طاقتوں کو بےبس جان کر خود بنا رہے ہیں۔
سنئے وہ یہ ہیں۔ جریان۔ احتلام۔ خون اور منی کی خرابی وغیرہ باوجود انکی اماں ضعف باہ اور بدہضمی سے پیدا ہو کر ہمیشہ ان کی پرورش کیا کرتی ہیں۔ ان شیطانوں کی اماں اپنے بچوں کے ساتھ جہنم میں بھیجی جاتی ہیں اور ہستی کو بھی ان سے دہشت ہے کیونکہ لوگوں میں روز بروز اکسیر نمبرہ گولیوں کا استعمال ہے۔ قبض یعنی خون منی کی خرابی اور کمی باہ جریان۔ احتلام۔ سرعت انزال۔ رقت منی۔ وغیرہ وغیرہ سے نجات حاصل کرکے جسمانی و روحانی طاقتوں سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ قیمت بالکل معمولی روپیہ ۳۲ عدد گولیاں جو ۱۶ یوم کے لئے کافی ہیں ایک روپیہ ۵ ڈبیاں چار روپیہ (عہ)

طلاء واجی کرن

ایسے اشخاص جنکو بدعادت کی وجہ سے بیرونی نقائص پیدا ہوگئے ہوں اور نامردی کی ذلت آگئی ہو ان کے لئے عجیب علاج صرف ایک ہفتہ کے اندر کل نقائص دور ہو کر پوری طاقت مردمی پیدا ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی پانچ روپے (عہ)

قبض کشا گولیاں

رات کو سوتے وقت دو گولیاں کھانے سے صبح صاف پاخانہ ہوکر پیٹ صاف ہلکا ہو جاتا ہے۔ معدہ کو ذرا بھی ضرر نہیں پہونچتا۔
قیمت ۳۲ گولیاں ۸ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ
وید شاستری مالک آتنک نگرہ نارسی جامنگر
کاٹھیاواڑ

خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھئے

کیونکر

بذریعہ

معجون کایا پلٹ

تعمیل البہ اکثر الناس نفع تمام مضرتوں سے پاک صاف مرکب ہے۔ اثرات میں عجیب التاثیر ہے یہی وجہ ہے کہ تمام اطراف و اکناف عالم میں جو قبولیت کو ہو چکا ہوا ہے ہمارا ۳۵ سالہ تجربہ ہے یہ اکسیر معجون کو تیار کر چکا ہے۔ اضعف رئیسہ دل و دماغ جگر کو ہر وقت تقویت بخشتا ہے۔ جو تمام امراض جریان۔ کثرت احتلام جوانی میں پیری کے آثار پیدا کرنے والے مایوسی وقت پر شرمندگی۔ بزدلی سے خیالات منتشر رہنا کبھی کبھی موت کے خیالات کا ذہن میں چکر لگانا۔ بیرون میں رعشہ تھوڑی محنت سے بہت تھکاوٹ۔ چہرہ بے رونق اور زرد ہو جانا۔ وغیرہ وغیرہ شکایات کو دفع کرکے وہ قوت پیدا کرتا ہے کہ ضبط کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ خاص کر ان لوگوں کے لئے آب حیات کا کام دیتی ہے جنہوں نے اپنے جسم کو برباد کر لیا ہے ہم صدق دل سے وعدہ کرتے ہیں کہ معجون کایا پلٹ چند ہی روز میں نامردوں کو مرد اور مردوں کو پہلوان بنا دیتی اور جسم کو لوہے کی لاٹ بنا کر کل عمر و تندرستی قائم رکھتی ہے۔ صرف ایک تولہ روزانہ ایک مہینے ۲ قیمت ہے۔ دوا خانہ بفضل تعالیٰ پینتیس ۳۵ سال سے قائم ہے سنہ ۱۹۲۰ سے اپنی ہی کوٹھی میں گاہکوں فرمائشات کی تعمیل کرتا ہے۔ فہرست دوا خانہ روانہ خدمت ہوگی۔ اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے۔

ملنے کا پتہ
مرزا سجاد حسین عطار مالک دوا خانہ معین العلاج
نئی کوٹھی وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنو

مطبع حسنی ریاست رامپور میں حسب الارشاد جناب مولوی محمد حسن خان صاحب مرحوم باہتمام محمد فضل حسن صابری
ایڈیٹر و منیجر و پرنٹر چھپا اور منشی محمد احسن خان صابری و منشی محمد صابر حسن خان قادری نے مشتہر کیا